39408 ـ جائفل فروخت اور استعمال كرنے كا حكم

سوال

كھانے ميں جائفل اور جاوترى ڈالنے كا حكم كيا ہے، اور كيا يہ پنسارى كى دوكان پر فروخت كرنا جائز ہے يا نہيں، يا كہ اسے كھانا اور فروخت كرنا شراب كى طرح حرام ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

جائفل اور جاوترى كا پودا قديم زمانے سے معروف ہے، اس كا پھل ايك قسم كے مسالحہ جات كے طور پر استعمال كيا جاتا تھا، جو كھانے كوخوشذائقہ بناتا اور اسے اچھى خوشبو ديتا ہے، اسے قديم مصرى لوگ معدہ كى درد اور ہوا خارج كرنے كے ليے استعمال كرتے تھے.

اس كا پودا تقريبا دس ميٹر بلند ہوتا ہے، اور يہ ہميشہ سبز رہتا ہے، اس كا پھل ناشپاتى كے مشابہ ہے، اور پھل پك جانے كى صورت ميں اس كا چھلكا سخت ہو جاتا ہے، اور يہ پھل عربى ميں جوزۃ الطيب اور اردو ميں جائفل يا جائپھل كے نام سے پہچانا جاتا ہے، اور اسے جوزبوا بھى كہتے ہيں، يہ خط استواء كے علاقے اور برصغير اور انڈونيشيا اور سيلان ميں پيدا ہوتا ہے.

اس كى تاثير تقريبا حشيش كى تاثير جيسى ہى ہے اور زيادہ كھانے سے كانوں ميں سيٹياں بجنے لگتى ہيں، اور شديد قسم كى قبض ہونے كے ساتھ پيشاب رك جاتا ہے اور قلق و پريشانى پيدا كرتا ہے، اور مركزى عصبى آلہ ميں اتار پيدا كر ديتا ہے جس كے نتيجہ ميں موت آ سكتى ہے.

رہا اس كا حكم تو علماء كرام اس ميں دو قسم كى رائے ركھتے ہيں:

جمہور علماء كرام تو اس كى قليل يا كثير مقدار استعمال كرنے كى حرمت كے قائل ہيں.

اور كچھ دوسرے علماء قليل سى مقدار جبكہ وہ كسى اور مواد كے ساتھ ملائى گئى ہو استعمال كرنے كو جائز قرار ديتے ہيں.

ابن حجر الہيتمى رحمہ اللہ متوفى (974ھـ) جوزۃ الطيب كے بارہ ميں كہتے ہيں:

" جب اہل حرمین اور اہل مصر کے مابین اس کے متعلق نزاع پیدا ہوا اور اس کی حلت اور حرمت کے بارہ میں آراء مختلف ہو گئیں تو یہ سوال کیا گیا:

آیا آئمہ میں سے کسی امام یا ان کے مقلدین میں سے کسی ایک نے جائفل کے کھانے کی حرمت کا کہا ہے ؟

تو جواب کا حاصل یہ تھا: ـ جیسا کہ شیخ الاسلام ابن دقیق العید نے بیان کیا ہے ـ

یہ نشہ آور اور مسکر ہے.

اور ابن العماد نے مبالغہ کرتے ہوئے اسے حشیش پر قیاس کرتے ہوئے حشیش ہی قرار دیا ہے.

مالكي اور شافعی اور حنابلہ سب اس پر متفق ہیں کہ یہ مسکر اور نشہ آور ہے، اس لیے یہ عمومی نص کے تحت آتا ہے:

" ہر مسکر اور نشہ آور خمر ہے، اور ہر خمر حرام ہے "

اور حنفی حضرات کہتے ہیں کہ یہ یا تو مسکر اور نشہ آور ہے یا پھرمخدر اورسن کر دیتا ہے، اور یہ سب کچھ عقل کو خراب کر دیتا ہے، تو یہ ہر حالت میں حرام ہے " انتہی.

دیکھیں: الزواجر عن اقتراف الکبائر (1 / 212) اور المخدرات تالیف محمد عبد المقصود (90).

میڈیکل علوم کے اسلامی بورڈ کی کانفرنس جو کویت میں 22 سے 24 ذوالحجہ 1415ھ الموافق 24 مئی 1995 میلادی میں " بعض طبی مشکلات کے متعلق اسلامی رؤیت " " غذاء اور ادویات میں حرام اور نجس مواد " کے موضوع پرمنعقدہ کانفرنس میں طے پایا:

" سن اور نشہ والے مواد حرام ہیں، ان کا تناول کرنا حلال نہیں، لیکن صرف متعین کردہ طبی علاج کے لیے استعمال ہو سکتے ہیں، اور پھر اتنی ہی مقدار استعمال کرنا جائز ہو گا جو ڈاکٹر متعین کریں، اور وہ بعینہ طاہر اور پاک ہوں.

اور جوزۃ الطیب یا جائفل کی قلیل سی مقدار جو نہ تو عقل میں فتور کا باعث بنتی ہو اور نہ ہی نشہ کا باعث ہو کھانے میں بطور مسالحہ اور ذائقہ اور خوشبو کے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں.

شیخ ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی کہتے ہیں:

" کھانا وغیرہ کی اصلاح کے لیے قلیل سی مقدار میں جوزۃ الطیب یا جائفل استعمال کرنے میں کوئی مانع نہیں، لیکن کثیر مقدار حرام ہے؛ کیونکہ یہ نشہ آور ہے، لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ اسے بالکل استعمال نہ کیا جائے، چاہے

یہ کسی اور چیز میں بھی قلیل سی مقدار سے ملایا گیا ہو.

کیونکہ حدیث میں ہے:

" جس کی زیادہ اور کثیر مقدار نشہ آور ہو تو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے "

آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ:

حرمین شریفین میں جوزۃ الطیب اور جائفل کا پھل ۔ اس کے بیج اور خاص کر اس کا پاؤڈر ۔ لانا ممنوع ہے، صرف دوسروے مسالحہ جات میں اس کا پاؤڈر مکس کر کے لانے کی اجازت ہے اور اس کی مقدار بیس فیصد سے زائد نہیں ہونی چاہیے.

واللہ اعلم .